۳ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:142)

مُطالعہ کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

- انسانی سوچ پر کتب بینی کی حیرت انگیز تبدیلیاں 03
- دورِ صحابہ میں قرآنِ کریم کی کتابت کس چیز پر ہوئی تھی؟ 06
- سچے پیر اور فقیر میں کیا فرق ہے؟ 13
- نابینا کو بینا کرنے والا وظیفہ 23

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُطالعہ کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِستغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُطالعہ کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

سُوال: یونیورسٹی میں ایک مشہور جملہ بولا جاتا ہے: ”Knowledge is Power یعنی عِلم طاقت ہے۔“ جب میں نے اِس جملے کو ہسٹری میں تلاش کیا کہ یہ جملہ کب اور کیوں بولا گیا؟ تو معلوم ہوا کہ دَراَصل زمانہ ماضی میں عِلم صرف طاقتور لوگوں کے پاس ہوتا تھا، عِلم سیکھنے کے لیے تعلیمی اِداروں میں وہی لوگ جاسکتے تھے جو اَمیر ہوتے تھے۔ اب جو طلبا کالج اور یونیورسٹی سے اپنی پڑھائی مکمل کر لینے کے بعد دِیگر کام کاج میں مَصروف ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں سے 65 فیصد طلبا وہ ہیں جو کتابیں نہیں پڑھتے، حالانکہ کتابوں سے تعلق رکھنا اِنسانی زندگی کے لئے بہت ضَروری ہے۔ حضور! کتابوں سے محبت ہو جائے اِس کا کوئی طریقہ اِرشاد فرما دیجئے۔ (ثوبان عطاری)

جواب: جب کتاب کے مُطالعہ کے فوائد کی معلومات ہو گی تو کتابوں سے محبت ہو جائے گی۔ کتابوں کے مُطالعہ کے بغیر اِنسان اَدھورا ہے۔ سُن سُن کر بھی عِلم حاصل ہوتا ہے لیکن اِس طرح ایک حد تک عِلم حاصل ہوتا ہے کیونکہ سُننے کے لئے

---

1 ...یہ رِسالہ ۳ رَمضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 26 اپریل 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...معجمِ اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/ ۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے اور سُنانے والا بار بار نہیں مل سکتا اور نہ ہی سامنے والے کی مَرضی کا سُنا سکتا ہے جبکہ کتاب میں تو عِلم کا ذَخیرہ اور خزانہ ہوتا ہے اور کتابیں اپنی مَرضی کی مل جاتی ہیں۔ اب موبائل فون میں ہی کتابوں کی لائبریری آجاتی ہے جس کی وجہ سے کاغذ والی کتابوں کی حاجت نہیں رہی اور اِسی وجہ سے کتابیں سستی ہو گئی ہیں بلکہ پرنٹنگ پریس اور کاغذ والے شاید دوسرے کام ڈھونڈ رہے ہوں گے کیونکہ اب کتابوں کی ضَرورت کم ہو گئی ہے، موبائل اور کمپیوٹر کے ذَریعے ہی گزارا ہو جاتا ہے۔ آپ بھی اپنی تحقیقات کاغذ کی کتابوں سے کہاں نکالتے ہوں گے! کمپیوٹر اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَریعے نکالتے ہوں گے۔ اِن جدید چیزوں سے دُنیا اِستِفادہ کر رہی ہے۔

نیٹ کے ذَریعے حاصِل ہونے والی تحقیقات قابلِ بھروسا نہیں ہوتیں

نیٹ کے ذَریعے حاصِل ہونے والی معلومات کا کوئی بھروسا نہیں ہوتا کیونکہ نیٹ سے ملنے والی کتاب کا پتا نہیں چلتا کہ یہ کتاب کس کی ہے اور کس نے اِسے نیٹ پر اپلوڈ کیا ہے؟ ہر اَیرا غیرا نتھو خیرا جسے نیٹ چلانا آ گیا وہ بھی پوری پوری غیر معتبر کتابیں نیٹ پر اپلوڈ کر دیتا ہے۔ پھر ان کتابوں کو لوگ شیئر کر رہے ہوتے ہیں، اگر کسی نے اپنی کتاب میں کوئی غلطی کی ہے اور اُسی غلطی کو پڑھ کر آپ نے بیان کیا، آپ سے سُن کر میں نے بیان کیا، مجھ سے سُن کر کسی اور نے بیان کیا تو مَسائل ہو جائیں گے اور اِس طرح غلط بات کو پَر لگتے ہیں کیونکہ لوگ ہم پر اَندھا اِعتماد کرتے ہیں۔ نیٹ کے ذَریعے جو معلومات حاصِل ہوتی ہیں وہ کمزور ہوتی ہیں اور بعض اوقات پچھتاوے کا سبب بھی بنتی ہوں گی جبکہ چھپنے والی کتابیں پھر بھی تحقیق سے لکھی جاتی ہیں اور اُسی کتاب کی اَہمیت ہے جو کسی مستند شخص کی لکھی ہو۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اب معلومات حاصِل کرنے کا ایک ذَریعہ موبائل ہے، موبائل وغیرہ میں کوئی چیز ڈھونڈنی ہو تو اِس کے لئے سرچنگ انجن گوگل ہے جو دُنیا کا سب سے زیادہ مشہور سرچ انجن کہلاتا ہے۔ اِس سرچنگ انجن میں جا کر کسی بھی موضوع پر کتاب تلاش کریں تو عموماً کتاب مل جائے گی مگر اُس کتاب، تحقیق یا تحریر پر صرف نام لکھا ہوتا ہے جس سے اس کے مستند ہونے یا نہ ہونے کا پتا نہیں چلتا۔ البتہ جو کتاب چھپی ہوئی ہو اور اُس کا تعارف بھی لکھا ہو تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کس دَرجے کی ہے۔

مُطالعہ کے وقت یکسوئی

سُوال: مُطالعے کے وقت توجہ اِدھر اُدھر ہو جاتی ہے، کچھ ایسے مَدَنی پھول عطا فرما دیجئے کہ یکسوئی نصیب ہو جائے۔

جواب: محاورہ ہے: ”مَنْ جَدَّ وَجَدَ یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا۔“ آپ کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ یکسوئی کے ساتھ مُطالعہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ایک اور محاورہ ہے: ”اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ یعنی کوشش کرنا میری طرف سے ہے اور تکمیل اللہ پاک کی طرف سے۔“ کوشش کرنے سے دھیان نہیں بٹے گا اور ہر ایک یہ سمجھ سکتا ہے کہ کوشش کس طرح کی جاتی ہے۔ پیاس لگی ہے، پانی پینا ہے تو کوشش کریں گے پہلے پانی بھریں گے اور پھر پئیں گے، اگر اللہ پاک چاہے گا تو پینے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔ اللہ پاک دِینی کتب کا مُطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِنسانی سوچ پر کتب بینی کی حیرت انگیز تبدیلیاں

سُوال: 1444ء میں ایک ایسی چیز اِیجاد ہوئی کہ جس نے اِنقلاب برپا کر دیا اور وہ چیز تھی پرنٹنگ پریس (Printing Press) یعنی کتابیں چھاپنے والی پریس۔ اِس سے پہلے لکڑی کے تختوں پر مٹی اور موم سے کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ جب پرنٹنگ پریس بنی تو پہلے ہی دِن 3600 کتابیں پرنٹ ہوئیں، یہ دُنیا میں ایک اِنقلاب تھا اور اب دُنیا بھر میں تقریباً 22 لاکھ کتابیں سالانہ پبلش (Publish) ہوتی ہیں۔ جب ایکسرے اور سٹی اسکین کے بعد 1990ء میں ایم آر آئی مشین اِیجاد ہوئی جس کے ذَریعے ہم نے پہلی بار زندہ اِنسان کے دماغ کو کام کرتے ہوئے دیکھا تو ہمیں پتا چلا کہ کتابیں دماغ میں کس طرح تبدیلی لے کر آتی ہیں۔ یونہی جب اِنسان پیدا ہوتا ہے تو دیکھتا، سُنتا، بولتا، چھوتا اور چکھتا ہے مگر پڑھتا نہیں اور جب وہ کتابیں پڑھتا ہے تو اُس کے دماغ میں حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن کی وجہ سے دماغ کی چُھپی ہوئی طاقتیں کھل جاتی ہیں۔ جب اِنسان پڑھتا ہے تو اِس کے دماغ میں نئے نئے کنکشنز بنتے ہیں مثلاً جس طرح سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ بڑھ جائے تو اسے کشادہ کرنا پڑتا ہے اِسی طرح جب اِنسان پڑھتا ہے تو دماغ کی سڑکیں بھی بڑھتی ہیں اور یقیناً ایک اچھی کتاب میں اِنسان کی سوچ بدلنے کی طاقت ہوتی ہے۔ بہر حال 1981ء میں دعوتِ اسلامی کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد

و مشن: "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنا ہے۔" میرے دماغ میں پچھلے 17 سالوں سے یہ سُوال گردش کر رہا ہے کہ بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اتنے بڑے مشن کو پورا کرنے کے لئے کتنا سوچتے ہوں گے کہ اِس کام کو کس طرح پورا کیا جائے اور پھر آپ کے سامنے پوری دُنیا ہے۔ آپ نے Agent of Change (یعنی تبدیل کرنے والی چیزوں) کو دیکھا ہو گا کہ میں اپنے اِس مشن کے سفر پر کونسی چیزوں کو لوں جس سے مقصد پورا ہو۔ اَلغرض مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ نے اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کتاب کو چُنا ہو گا کیونکہ 1981ء سے لے کر آج تک آپ کا تعلق کتابوں سے ہے اور مزید مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ آپ اپنے مُریدین کو بھی کتابوں کا مُطالعہ کرنے کی تَرغیب دِلاتے اور دُعاؤں سے نوازتے ہیں، حتّٰی کہ جنہیں پڑھنا نہیں آتا تھا وہ بڑی عمر میں آکر بھی پڑھنا سیکھتے اور کتابوں کا مُطالعہ کرتے ہیں، یوں ہی جو مُطالعہ نہیں کرنا چاہتے تھے وہ بھی مُطالعہ کرتے ہیں تاکہ انہیں آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی دُعاؤں سے حصّہ مل سکے۔ اِس وقت میں جس شخصیت سے سُوال کر رہا ہوں وہ دُنیا کی شاہکار کتاب "فیضانِ سنَّت" کے مصنف ہیں، جس کی پبلشنگ دُنیا کی ٹاپ کلاس کی کتابوں میں ہوتی ہے جو کئی زبانوں میں Translate (ترجمہ) بھی ہوتی ہے۔ اِسی طرح ان کی دِیگر کتابیں مثلاً "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" اور "غیبت کی تباہ کاریاں" ایسے منفرد موضوعات پر مشتمل ہیں جن کی مثل کتابیں آپ کو دُنیا کی بڑی سے بڑی لائبریری میں نہیں ملیں گی۔ اب میں امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ حضور! یہ اِرشاد فرمایئے کہ آپ کا جو مقصد ہے اُسے حاصل کرنے کے لئے کیا کتاب بہت اَہم ہے؟ نیز آپ کتابیں پڑھنے کے لئے ہم سے اتنا زیادہ اِصرار کیوں کرتے ہیں؟ (ثوبان عطاری)

جواب: جب دعوتِ اسلامی بنی اور مدنی کام شروع ہوا تو اُس وقت اِتنا کچھ ذہن میں نہیں تھا، نہ کوئی ایسی کتاب تھی جس سے مَساجد میں دَرس دیا جائے۔ البتہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اُسی وقت سے مذہبی سوچ تھی اور دِینی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا حتّٰی کہ اِسی شوق کی وجہ سے لائبریری کا ممبر بنا اور وہاں سے کتابیں لا کر پڑھتا تھا۔ پھر دعوتِ اسلامی بنی تو اُس وقت ذہن بنا کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جو اِسلامی بھائیوں کے پڑھنے کے لئے مفید ہو اور اُس سے مَساجد میں دَرس

بھی دیا جائے۔ میرے ایک دوست تھے حاجی محمد رَفیق، اللہ پاک ان کو سَلامت رکھے، ان کا مُطالعہ بہت وَسیع تھا، انہوں نے مجھے امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف منسوب کتاب "مکاشفۃ القلوب" کا مُطالعہ کرنے اور اس سے دَرس دینے کا مشورہ دیا۔ اُن کی یہ بات میری سمجھ میں آگئی اور میں نے اِسی کتاب سے مَساجد میں دَرس دینا شروع کیا۔ یہ کتاب اپنے موضوعات کے اِعتبار سے بہت اچھی ہے لیکن ذہن یہ تھا کہ تنظیمی اِعتبار سے کوئی کتاب ہونی چاہئے، مگر کتاب کیسے تیار ہو اور کون لکھے؟ بہر حال میں نے کتاب لکھوانے کے لئے چند شخصیات کے پاس جاکر کوشش کی کہ آپ کتاب لکھ دیں، آپ لکھ دیں تاہم کوئی کامیابی نہ ملی۔ پھر مجھے لاہور سے تعلق رکھنے والے دو حضرات، ڈاکٹر طارق اور ڈاکٹر عارف ملے، یہ دونوں مَاشَآءَ اللہ بہت پیارے اسلامی بھائی تھے اور دونوں ساتھ ساتھ ہوتے تھے، ڈاکٹر عارف نے مجھے سمجھایا کہ "آپ کتاب لکھوانے کے لئے اِدھر اُدھر پھر رہے ہو، اگر کوئی کتاب لکھ بھی دے گا تو قوم اُن کو کندھے پر اُٹھائے اُٹھائے پھرے گی پھر نہ جانے اُن کا ذہن سیاست وغیرہ کے حوالے سے کیسا ہو، جبکہ تمہارا مقصد و مشن ہی الگ ہے، لہٰذا اِس میں کوئی ایسا آدمی شامل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے بعد میں تمہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ جب دعوتِ اسلامی آپ نے ہی چلائی ہے تو کتاب بھی آپ ہی لکھیں۔ اگر آپ نے کسی سے کتاب لکھوا کر اُسے آگے کر دیا تو خود پھنس جاؤ گے اور تمہارا مقصد تتر بتر ہو جائے گا۔" یہ ان کا بہت اچھا نقطہ تھا، اِس لئے میں نے ہمت باندھ کر کتاب لکھنا شروع کی اور جو لکھا وہ آپ کے سامنے ہے۔

کیا عِلم حاصل کرنے کا ذَریعہ صرف کتاب ہے؟

کتاب کے بغیر واقعی گزارہ نہیں ہے۔ عِلم اور کتاب دونوں کا ایک طرح سے چولی دامن کا ساتھ ہے لیکن سُن سُن کر بھی عِلم حاصل ہوتا ہے، عِلم کتاب کا محتاج نہیں ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتابیں نہیں پڑھاتے تھے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے بھی کتابیں پڑھ کر عِلم حاصل نہیں کیا بلکہ بالمشافہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِلم حاصل کیا ہے۔ قرآنِ کریم کتاب ہے کہ خود قرآن نے اِسے کتاب کہا ہے۔[1] البتہ جس کو ہم کتاب بولتے ہیں جو چھپی ہوئی اور بائنڈنگ شُدہ ہوتی ہے تو اُس وقت اِس طرح کتابی صورت میں قرآنِ کریم نہیں تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی

1 ...... جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۲) ترجمۂ کنز الایمان: وہ بلند رُتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شَرَف ملا کہ انہوں نے قرآنِ پاک کو جمع کیا تو جامعُ القرآن کے لقب سے مُلَقَّب ہوئے۔ یوں قرآنِ کریم جو کائنات کی سب سے عظیم کتاب ہے وہ ہمارے پاس آئی اور اِس کتاب کی جو بَرَکتیں ہیں وہ سب مسلمان جانتے ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ کی کتابیں بھی بعد میں مدوّن ہوئی ہیں۔ کتابوں کی تاریخ اگرچہ بہت پُرانی ہے لیکن سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں لکھی ہوئی کوئی کتاب ہو جسے ہم کتاب کہتے ہیں اِس بارے میں مجھے عِلم نہیں۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے سیکھتے تھے، انہیں کتابوں کی محتاجی نہیں تھی اور اَصحابِ صُفہ دِین سیکھنے کے لئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کتابیں لے کر بیٹھتے ہوں ایسی کوئی رِوایت میری نظر سے نہیں گزری۔

دورِ صحابہ میں قرآنِ کریم کی کتابت کس چیز پر ہوئی تھی؟

سُوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں قرآنِ پاک مختلف چیزوں پر لکھا جاتا تھا اور اِسی طرح اَحادیثِ مُبارَکہ بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لکھی جاتی تھیں، اِس کی وضاحت فرمادیجیے۔ (مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: دَراصل میری مُراد وہ کتاب ہے جسے ہم کتاب بولتے ہیں یعنی جو بائنڈنگ شدہ ہو اور کاغذ پر لکھی ہوئی ہو۔ پہلے جو لکھا جاتا تھا وہ آج کے دور کی چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی کتابوں کی طرح نہیں بلکہ بڑی بڑی گڈیوں میں ہوا کرتا تھا جنہیں رکھنے کے لئے بڑے بڑے گودام جیسی جگہ دَرکار ہوتی تھی کیونکہ عام طور پر اُس وقت اونٹ کی بڑی بڑی ہڈیوں، پتوں اور چمڑے وغیرہ پر لکھا جاتا تھا۔ وہ لوگ عِلم دوست تھے اور اسے سنبھالنے کے لئے بڑی بڑی جگہیں ہوتی تھیں۔ چمڑوں پر بھی لکھا ہوتا تھا تو چمڑے پر کیڑے وغیرہ لگ سکتے ہیں، بارشیں بھی ہوتی تھیں، تو اُن سے کس طرح حفاظت کرتے ہوں گے؟ آج کے دور کی طرح اُس وقت لینٹر سے بنی ہوئی چھتیں بھی نہیں ہوتی تھیں۔ یوں ہی کتابوں کو دھوپ سے بھی بچانا پڑتا ہوگا۔ میرے گھر کی کھڑکی کے پاس میری "صِراطُ الجنان" رکھی ہوئی تھی تو دھوپ نے اُس کا رنگ قبول کر لیا لہٰذا دھوپ سے بھی حفاظت کا بندوبست کرتے ہوں گے۔ نیز کتاب لکھنے کے لئے پتے بھی وہ لیتے ہوں گے جو کتابت کو باقی رکھتے ہوں کیونکہ پتے سوکھتے اور مُرجھا بھی جاتے ہیں، اُس وقت یہ ٹیکنالوجی ہوتی ہوگی، آج ہم پتوں پر کتابیں نہیں لکھ سکتے۔ میرے خیال میں کاغذ کی اِیجاد پانچ ہزار سال پہلے ہوئی تھی لیکن آج کل جس طرح کے باریک کاغذ ہوتے ہیں

ویسے کاغذ اُس دور میں نہیں تھے، اُس وقت کاغذ کس طرح کا ہوتا تھا مجھے نہیں پتا یا پھر کاغذ تو ہوں گے مگر عام دَستیاب نہیں ہوں گے یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر چمڑے، پتے اور اونٹ کی ہڈیوں پر لکھنے کا تذکرہ ملتا ہے۔(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ہڈیوں پر لکھتا تھا یعنی اتنی رَقم پاس نہ ہوتی تھی کہ لکھنے کے لیے کاغذ خرید سکوں۔[1]

اَحادیثِ مُبارکہ کے اَوراق کی حفاظت کرنے کا اِہتمام

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) کتابوں کو سنبھالنے کی جو آپ نے بات بیان فرمائی ہے اِس حوالے سے مُحَدِّثینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے حالات میں ملتا ہے کہ وہ کتابوں کی حفاظت کرنے کا بہت اِہتمام کرتے تھے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جن کی مشہور کتاب ”سُنَن ابی داوٗد“ ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک آستین بڑی اور ایک آستین چھوٹی ہوتی تھی اور جو آستین بڑی ہوتی تھی اُس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ اَوراق رکھا کرتے تھے جن پر اَحادیثِ مُبارکہ لکھی ہوتی تھی۔[2] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) اِس طرح کی آستین رکھنا اُس وقت کا کلچر ہو گا، اب کوئی چھوٹی بڑی آستین نہیں رکھ سکتا ورنہ مَسائل ہو جائیں گے۔

حضرت خدیجۃُ الکبریٰ کا وِصال

سُوال: جب بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نکاح ہوا تھا تو کیا اس وقت اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حیات تھیں؟(حاجی الطاف جانی)

جواب: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا وِصال مکۂ مکرمہ میں ہو گیا تھا[3] اور اُس وقت بی بی فاطمہ

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ العاشرہ، الامام الشافعی محمد بن ادریس، ۸/۳۷۹، رقم: ۱۵۳۹ مفہوماً۔

2 ......شرح سنن ابی داود للعینی، مقدمۃ، ترجمۃ الحفاظ سلیمان بن الاشعث السجستانی، ۱/۲۱۔

3 ......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت کے دسویں سال، رَمَضَانُ المبارک کی 10 تاریخ کو پیکِ اَجَل کو لبیک کہتے ہوئے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا، بوقتِ وفات آپ کی عمرِ مُبارک 65 برس تھی۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی تدفین مکۃ المکرمہ میں واقع قبرستان ”حَجون“ (جسے آج جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے، اُس) میں کی اور انہیں اپنے مُبارک ہاتھوں سے قبر میں اُتارا۔(امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ازواج رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ام المومنین خدیجۃ بنت خویلد، ۶/۲۸)

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی عمر کم تھی۔ (1)

بی بی فاطمہ کا شوقِ عبادت

سُوال: حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا ۳ رَمَضانُ المبارک کو وِصال ہوا، ان کی سیرت کے حوالے سے کچھ مدنی پھول بیان فرما دیجیے تاکہ ہمارے مُعاشرے کی خواتین کو کچھ سیکھنے اور سمجھنے کو مل جائے۔

جواب: حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری لاڈلی شہزادی ہیں، آپ کے فَضائل کے کیا کہنے؟ آپ اِس قدر عبادت گزار تھیں کہ یہ تمنا کرتی تھیں کوئی ایسی لمبی رات مل جائے جس میں جی بھر کے ساری رات عبادت کر سکوں۔

جس کی نہ قیامت تک اللہ نہ سحر ہووے ایسی بھی تو آ جائے اک رات مدینے میں

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیوں میں آپ سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ (2) آپ کا نام فاطمہ، لقب زہرا اور بتول ہے۔ امام عبدُ الرحمٰن بن علی جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اِعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی پیدائش ہوئی۔ (3) سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وِصال سے قبل آپ کے کان میں کچھ اِرشاد فرمایا تو رونے لگیں پھر دوبارہ کچھ اِرشاد فرمایا تو ہنسنے لگیں یعنی جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...... خاتونِ جنّت حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی ولادتِ مبارکہ کے سال میں علمائے مؤرخین کے چند اقوال ہیں: پہلا قول: آپ کی ولادت اِعلانِ نبوت کے پہلے سال ہوئی جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر شریف 41 برس تھی، دوسرا قول: اِعلانِ نبوت سے ایک سال پہلے ہوئی۔ تیسرا قول: حضرت علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: آپ کی ولادتِ مبارکہ اِعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۳۱/۴) نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لختِ جگر بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا 2 ہجری، رمضانُ المبارک میں حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے نکاح کیا اور اسی سال کے ماہِ ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ھامش علی مشکاۃ المصابیح، حرف الفاء، فصل فی الصحابیات، ص ۶۱۳)

2 ...... بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل فاطمۃ بنت النبی ... الخ، ص ۱۰۲۱، حدیث: ۶۳۰۸)

3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام ... الخ، ۳۳۱/۴۔

آپ کو جُدائی کی خبر دی تو آپ رونے لگیں اور جب فرمایا کہ سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملو گی تو ہنسنے لگیں یعنی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد خاندان میں سب سے پہلے بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو رُخصت ہونا تھا۔(1) بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتنا چاہتی تھیں کہ جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ باکمال ہوا تو اس وقت آپ غم زدہ تھیں۔ آپ کے غم کا یہ عالَم تھا کہ اس کے بعد کسی نے آپ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، غمِ مصطفےٰ میں آپ کی ہنسی غائب ہوگئی تھی۔(2)

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مَرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

خاتونِ جنّت کا بے مثال پَردہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پَردے کی بہت سخت پابند تھیں۔ آپ کے پَردے کا یہ عالَم تھا کہ آپ چاہتی تھیں کہ میرے کفن پر بھی کسی غیر مَرد کی نظر نہ پڑے، ایسا سخت پَردہ تھا۔ ایک بار بی بی اَسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حبشہ کے بارے میں بتایا کہ وہاں جنازے پر دَرخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پَردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا اور اس پر کپڑا تان کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دِکھایا۔ اسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس آپ کی یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔(3) چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا جب وصالِ باکمال ہوا تو اسے خفیہ رکھا گیا، کفن کے پَردے کا خاص اِہتمام کرتے ہوئے رات ہی میں آپ کی تدفین کی گئی کہ دِن میں کچھ نہ کچھ چہل پہل اور لوگوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

مَن گھڑت کہانیاں پڑھنا چھوڑ دیجیے

اِس سے وہ خواتین دَرس حاصل کریں جو اپنے گھروں میں بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بارے میں ایک مشہور نقلی کہانی پڑھتی اور اس کی مَنّت مانتی ہیں جس میں نَعُوْذُ بِاللّٰه یہ لکھا ہے کہ ”آپ ایک یہودی کے گھر تشریف لے گئی تھیں۔“

---

1 ......مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبی...الخ، ص ١٠٢٢، حدیث: ٦٣١٢۔

2 ......مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول، ٢/٤٦١۔

3 ......جذب القلوب، باب دوازدھم، ذکر مقبرة الشریفة...الخ، ص ١٥٩۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یہودی کے گھر کیسے جاسکتی ہیں؟ ہمارے مُعاشرے میں اِس طرح کی جو کہانیاں مثلاً ”بی بی فاطمہ کی کہانی، 10 بیبیوں کی کہانی، شہزادے کا سر“ رائج ہوگئی ہیں، یہ سب غَلَط اور جھوٹی ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایسی نقلی کہانیاں پڑھنے سے توبہ کریں۔ ایسی کہانیاں نہ خود پڑھنی ہیں اور نہ دوسروں کو پڑھنے کے لئے دینی ہیں۔ اگر اِس طرح کی نقلی کہانیاں گھروں میں رکھی ہوئی ہیں تو کسی اور کو دینے کے بجائے انہیں ٹھنڈا کروادیجئے اور سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے کی عادت بنائیں کہ اَحادیثِ مُبارکہ میں اِس سورت کے بہت فَضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اللہ پاک اس کے لئے 10 بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔[1] جس طرح اِن کہانیوں کے صفحات کم ہوتے ہیں اِسی طرح سورۂ یٰسٓ شریف کے بھی صرف 5 رُکوع ہیں جنہیں پانچ، سات یا دس منٹ میں بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔

دخترِ مصطفےٰ	سیدہ فاطمہ	صَالحہ پارسا	سیدہ فاطمہ	سیدہ زاہدہ	سیدہ فاطمہ
طیبہ طاہرہ	سیدہ فاطمہ	عابدہ زاہدہ	سیدہ فاطمہ	صابرہ شاکرہ	سیدہ فاطمہ
ساجدہ صائمہ	سیدہ فاطمہ	عارِفہ عادِلہ	سیدہ فاطمہ	عالمہ عاملہ	سیدہ فاطمہ
عاقلہ عاصمہ	سیدہ فاطمہ	خلد میں داخلہ	سیدہ فاطمہ	دو خدا سے دِلا	سیدہ فاطمہ
ہو کرم ہو عطا	سیدہ فاطمہ	سیدہ فاطمہ	سیدہ فاطمہ	سیدہ فاطمہ	سیدہ فاطمہ

خواتین پر شریعت نے پَردہ لازم کیا ہے

ایک طرف بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پَردے کا اِہتمام ہے کہ انہیں اپنے کفن کے پَردے کی بھی فکر دامن گیر ہے کہ اس پر کسی غیر مَرد کی نظر نہ پڑے اور دوسری طرف ہمارے مُعاشرے کی خواتین ہیں جو کہتی ہیں کہ پَردہ نہ کرنا ہماری مجبوری ہے۔ کیا قیامت کے دِن یہ جواب دینے سے جان چھوٹ جائے گی؟ حقیقت یہ ہے کہ کوئی مجبوری نہیں ہوتی بس نفس کی مجبوری ہوتی ہے۔ بعض اوقات گھر میں پَردے کے حوالے سے صرف یہی سختی ہوتی ہے کہ پَردہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تم پَردہ کروگی تو تمہارا رِشتہ نہیں آئے گا، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔ اگر یہ

1 ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یٰسٓ، ۴/۴۰۶، حدیث: ۲۸۹۶۔

سختیاں قابلِ بَرداشت ہیں تو بَرداشت کرنی ہی پڑیں گی۔ رہی بات رِشتہ نہ ہونے کی تو اگر لوحِ محفوظ پر رِشتہ لکھا ہوا ہے تو وہ ضَرور ہو کر رہے گا اور اگر نہیں لکھا ہوا تو رِشتہ نہیں ہو گا۔ روزانہ کتنی کنواری لڑکیاں مَر جاتی ہیں، اللہ پاک سب کا اِیمان سَلامت رکھے۔ شرعی پَردہ لازم اور فرض ہے، جاہل لوگوں کی اِس طرح کی غلط باتوں میں نہیں آنا چاہیے کہ دِل کا پَردہ ہے، مَرد و عورت شانہ بشانہ یعنی ساتھ ساتھ ہیں۔ یاد رَکھیے! عورت گھر کی چار دیواری اور پَردے میں رہے گی۔ آج کل عورتیں سیلز گرلز اور آفس میں پرائیویٹ سیکرٹری بنی ہوئی ہوتی ہیں، جو لوگ اِس طرح بے پَردہ عورتوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ خود بھی ڈوبیں اور انہیں بھی لے ڈوبیں۔ میری تمام مدنی بیٹیاں شرعی پَردے کا اِہتمام کریں۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی بڑی لاجواب کتب ”پَردے کے بارے میں سُوال جواب“[1] اور ”شانِ خاتونِ جنَّت“[2] کا مُطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ پَردے کا ذہن بنے گا۔ یہ دونوں کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

مشکل وقت میں اپنی جمع پونجی سے لوگوں کی مدد کیجیے

سُوال: لاک ڈاؤن ہونے کے باوجود ہر گھر میں اِفطاری کا کم یا زیادہ اِہتمام ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہو گی جو اِفطار میں زیادہ اِہتمام کرتے ہوں گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو خرید نہیں سکتے ہوں گے، اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: کچھ لوگ خرید نہیں سکتے ہوں گے اور کچھ بُخل کرتے ہوں گے۔ سونا، لیڈیز کے لیے جُزْوِ لَایُنْفَكّ (یعنی جُدا نہ

---

1 ..... ”پَردے کے بارے میں سُوال جواب“ 397 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنَّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تصنیف ہے۔ اِس کتاب میں عورت کا کس کس سے پَردہ ہے؟ چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟ شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں، باپَردہ خواتین کی حکایات اور پَردے کے بارے میں اَہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اِس کتاب کا مُطالعہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے بے حد مفید ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

2 ..... ”شانِ خاتونِ جنَّت“ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیۃ کی 470 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، اِس کتاب میں سیدۂ کائنات، خاتونِ جنَّت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا تعارف، آپ کے فَضائل، آپ کی عبادت و رِیاضت، آپ کا عشقِ رَسول، آپ کا اِیثار و سخاوت، آپ کا نکاح و جہیز، آپ کا اُمورِ خانہ داری، آپ کے پَردے کا اِہتمام اور دیگر بہت ساری اَہم معلومات بیان کی گئی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

ہونے والا حصّہ) ہے۔ کم ہی ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کے پاس سونا نہیں ہوتا ورنہ ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ سونے کے زیورات ہوتے ہیں۔ یہ میں ایک جنرل بات کر رہا ہوں ورنہ ایسے غریب لوگ بھی ہوتے ہوں گے جو فاقے میں مبتلا ہوں گے، البتہ بڑے شہروں میں ایسا کم ہوتا ہے کہ یہاں مَردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی کمار ہی ہوتی ہیں۔ خاص مَواقع پر اِستعمال کرنے کے لئے ان کے پاس عمدہ کپڑے ہوتے ہیں، نیز ان کے پاس رَقم بھی ہوتی ہے۔ ویسے بھی لوگ پیسے سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں تاکہ مشکل وقت میں کام آسکیں، اب کورونا وائرس نے مشکل وقت لا کھڑا کیا ہے، اگر اب بھی لوگ سونا اور رَقم نہیں نکالیں گے تو کب نکالیں گے؟ کیا اِس سے بھی زیادہ مشکل وقت کے اِنتظار میں ہیں؟ اگر لوگ چاہیں تو اس مشکل گھڑی میں اپنا جمع شُدہ سونا اور رَقم اِستعمال کر سکتے ہیں۔

آخرت میں مال کی محبت کام نہیں آئے گی

سُوال: مَرد بھی کام کر رہے ہیں اور بعض اوقات گھر کی خواتین بھی چھوٹی موٹی ملازمت کر رہی ہوتی ہیں مگر میری معلومات کے مُطابق ایسی فیملیز بھی ہیں جن کے لئے گھر چلانا اس وقت آسان نہیں، آج بھی شاید ایسے گھر ہوں گے کہ جب تک ان کے لئے باہر سے سحری و افطاری نہیں آتی ہوگی اس وقت تک ان کا گزارہ نہیں ہوتا ہوگا۔ اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: لاک ڈاؤن کے اِن مشکل حالات میں بھی لوگ سونا نہیں نکالیں گے بلکہ اسے تو مَر کر بھی نہیں نکالیں گے، مَرنے کے بعد کسی ایک آدھ کو ہی پتا ہوتا ہوگا کہ ان کے پاس سونا تھا اور پھر وہی اس سونے کو قابو کر لیتا ہوگا، ایسا بھی ہو رہا ہے، یہ دُنیا دیکھی بھالی ہے لہٰذا اپنا سونا نکالیں اور اسے خرچ کریں اور فرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ بھی ضرور ادا کریں، ورنہ مَر جاؤ گے۔ مشہور ہے کہ سفر میں سونا ساتھ ہونا چاہیے کہ کیا پتا کہاں موت آجائے تو یہ کفن میں اِستعمال ہو، لیکن آج کل کفن میں کیا اِستعمال ہوگا بلکہ چوروں کے مزے ہو جائیں گے۔ بعض اوقات ڈاکو گھڑی بھی اُتار لیتے ہیں تو میت کے پاس سونا کیسے چھوڑیں گے؟ ظاہر ہے کہ سونا خود تو کفن بن کر لپٹ نہیں جائے گا۔

مال کی محبت ٹھیک نہیں ہے اور نہ اس کی محبت کام آئے گی اور نہ اِس پر کوئی ثواب ملے گا بلکہ اگر اس کی محبت کی

وجہ سے حقوقِ واجبہ ادا نہیں کئے تو آخرت میں پھنس جائیں گے، پھر جب یہ جمع شدہ مال اَولاد کے ہاتھ میں آئے گا تو وہ بانٹتے ہوئے آپس میں لڑیں گے اور فی زمانہ اَولادیں لڑ ہی رہی ہوتی ہیں۔ پھر لوگوں کو تَرکے کے صحیح مَسائل بھی معلوم نہیں ہوتے کہ کس طرح یہ تقسیم کرنا ہے اور نہ عُلَما سے پوچھتے ہیں، بس آپس میں طے کر لیتے ہیں کہ یہ تم لے لو، وہ تم لے لو اور تم کماتے نہیں تھے لہٰذا تمہیں کچھ نہیں ملے گا، چلو پھر بھی تھوڑا سا لے لو۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو اِس بارے میں واضح اَحکامات ہیں انہیں پر عمل کرنا ہے، اپنی مَرضی کوئی چلا ہی نہیں سکتا کہ میں یہ نہیں کروں گا، وہ نہیں کروں گا، یہ محنت کرتا تھا، وہ محنت نہیں کرتا تھا اور فلاں صبح سویرے دکان کھولتا تھا اِس لئے اسے زیادہ ملے گا۔ شریعت نے جس کا جو حق مقرر فرمایا ہے وہ اسے دینا ہے۔ آج کل جو لوگ بیٹیوں کو ان کا حصہ نہیں دیتے وہ غَلَط کرتے اور گناہ گار ہوتے ہیں۔ شریعت نے بیٹیوں کا جو حق مقرر کیا ہے وہ انہیں دینا پڑے گا۔

سچے پیر اور فقیر میں کیا فرق ہے؟

سُوال: سچے پیر اور فقیر میں کیا فرق ہے؟ نیز اللہ پاک کی بارگاہ میں اِن دونوں میں سے کون زیادہ مقبول ہے؟ (خرم، یوکے)

جواب: پیر اور فقیر میں فرق ہے۔ پیر کی اپنی شرائط ہیں[1] البتہ فقیر کی شرعی لحاظ سے میں نے کوئی تعریف نہیں پڑھی لیکن جو بھی اَولیائے کِرام ہوتے ہیں وہ اللہ پاک کے نیک بندے ہوتے ہیں۔ بہت پہلے کی بات ہے کہ کراچی کے صرافہ بازار میں ایک بزرگ پیر صوفی بشیر الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ہوا کرتے تھے، سبز مسجد میں نماز پڑھتے تھے، میں نے کئی بار ان کی زیارت کی تھی اور ان کی محافل میں بھی بیٹھتا تھا، بہت سادہ اور نیک آدمی تھے، کافی عرصہ پہلے وفات پا چکے ہیں۔ میں نے ان کو فرماتے سنا تھا کہ فقیر کے چار حروف ہیں: ف، ق، ی، ر۔ ف سے مُراد فاقہ، ق سے مُراد قناعت، ی سے مُراد یادِ اِلٰہی اور ر سے مُراد رِیاضت یعنی عبادت میں محنت۔ جس مسلمان میں یہ چاروں چیزیں (یعنی فاقہ، قناعت، یادِ الٰہی اور ریاضت) جمع

---

1 ...... پیر میں چار شرطیں لازم ہیں: اَوّل سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوسرے اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضَرورت کے مَسائل کتاب سے خود نکال سکے۔ تیسرے فاسق معلن نہ ہو۔ چوتھے اس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تک متصل ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۸۸)

ہو جائیں وہ فقیر ہے۔[1] فقیر اِن چار چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یہ صوفی فقیر کی تعریف ہے اور سمجھ میں بھی آتی ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر عُلَمائے کِرام عاجزی کے طور پر اپنے آپ کو فقیر بولتے ہیں اور جو لوگ ان کے صحبت یافتہ ہوتے ہیں وہ بھی بعض اوقات اپنے آپ کو فقیر کہہ دیتے ہیں۔ عاجزی کے طور پر اپنے آپ کو فقیر بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں اپنے آپ کو فقیر نہیں بولتا کیونکہ میں فاقے نہیں کرتا، ابھی مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے اور چائے بھی پی ہے۔ اللہ پاک قناعت نصیب فرمائے کہ جتنا ملے اس پر صبر آجائے، رِیاضت کی توفیق مل جائے اور فرض نمازیں پڑھ لیں۔ ظاہری و باطنی آداب سے مزین نماز پڑھنی بھی ہمیں کہاں میسر ہے؟ بس اللہ پاک کی رَحمت پر نظر ہے، عشرِ رَحمت ہے، پاک پَروردگار اپنی رَحمت سے بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا ٹھیک ہے یا غَلَط؟

سُوال: قبلہ کی طرف پاؤں کرنا ٹھیک ہے یا غَلَط؟

جواب: قبلہ یعنی کعبہ شریف جس طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اس طرف پاؤں کرنا منع، بے اَدَبی اور مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ اِستنجا، پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔[2] جن کو مسئلہ پتا ہوتا ہے وہ اپنے واش روم میں ڈبلیو سی پر تھوڑا سا ترچھا بیٹھ جاتے ہیں، اِس طرح تھوڑا سا ترچھے ہونے سے کام نہیں چلے گا۔ منہ اور پیٹھ 45 ڈگری کے باہر ہونا چاہیے، اگر 45 اینگل کے اندر ہے تو کعبہ ہی کی طرف ہے۔ میرا بہت تجربہ ہے کہ لوگ اِس بات کو بالکل نہیں سمجھتے۔ میں نے ایک بار اچھے خاصے مذہبی داڑھی اور عمامے والے آدمی پر اِعتماد کرکے کہ یہ جانتا ہوگا واش روم کا کام کروایا مگر اس نے بھی اسے تھوڑا سا ترچھا کر دیا جسے میں نے تڑوا کر دوبارہ بنوایا کہ خون جلانے والا کام ہمیں نہیں چاہیے۔ یہ پُرانی بات ہے، اب جس مکان میں رہتا ہوں اِس میں پورا اِہتمام کیا ہے کہ رونگ نمبر نہ لگے اور نہ دوبارہ ڈسا جائے۔ اگر آپ کے واش روم اِس طرح بنے ہوئے ہیں کہ قبلے کو منہ یا پیٹھ ہے یا 45 اینگل کے اندر ہے تو آپ کی آخرت کے فائدے کے لیے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ تھوڑا خرچہ کریں اور اسے تڑوا کر دُرُست کروا دیں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ

---

1 ...... اُردو لغت، ۱۳/ ۹۸۴ بتغیر قلیل۔ 2 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی احکام المسجد، ۲/ ۵۱۵۔

میں تِرچھا بیٹھ جاتا ہوں چلو ٹھیک ہے آپ ترچھے بیٹھ جاتے ہیں مگر آپ کے بچوں کی امی، مہمان وغیرہ میں سے کون کون تِرچھا بیٹھنے کا خیال رکھتا ہو گا؟ پھر وزن دار آدمی کیسے تِرچھا بیٹھے گا؟ بندہ کموڈ میں تو تِرچھا بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوشش کر سکتا ہے مگر جو دُبلا پتلا یا نارمل باڈی والا ہو گا وہ اس میں تِرچھا بیٹھ کر بڑا اِستنجا کس طرح کر پائے گا کیونکہ کموڈ میں تِرچھا بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے پھر پانی کیسے اِستعمال کرے گا؟ کموڈ ڈبیہ کی طرح چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، اگر بڑے آتے بھی ہوں گے تو اتنا خرچہ کون کرتا ہے۔

اگر آپ کے گھر میں ڈبلیو سی یا کموڈ غَلَط بنا ہوا ہے تو اُس کا رُخ دُرُست کرنے کے لئے جو خرچہ کریں گے اس پر بھی ثواب ملے گا کیونکہ آپ شریعت پر عمل کرنے کے لیے خرچہ کر رہے ہیں لہٰذا اسے فوری طور پر دُرُست کروا دیجیے۔ جب تک دُرُست نہیں ہو جاتا تِرچھا بیٹھنے کا اِہتمام کریں اور گھر آنے والے مہمان کو بھی اِس بارے میں بتا دیں کہ اس کا رُخ غَلَط ہے اِس لئے تِرچھا بیٹھئے گا۔ جو چیز پردے میں ہوتی ہے عموماً لوگ اس کا خیال کم کرتے ہیں اور کوئی بدنما چیز سامنے نظر آتی ہے تو اسے فوراً دُرُست کروا دیتے ہیں۔ سب کے سامنے صحیح طریقے سے نماز پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں اور جہاں ضَرورت ہوتی ہے وہاں آواز بھی اچھی نکالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب اکیلے ہوتے ہیں تو کوئی اِہتمام نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھیے! ہم بندوں کی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ پاک ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اِس لیے کوئی دیکھے یا نہ دیکھے، لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں اپنے واش روم کے کموڈ یا ڈبلیو سی کا رُخ دُرُست کروالیں۔ بنانے والے کو 45 ڈگری سے باہر رُخ رکھنے کا کہیں، میں نے سَلامتی کی راہ جسے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ کموڈ یا ڈبلیو سی کا رُخ 90 کی ڈگری پر ہونا چاہیے تاکہ کوئی مسئلہ ہی نہ رہے کیونکہ 45 ڈگری پر رکھنے کی صورت میں اگر تھوڑا تِرچھا ہو گیا تو پھر کعبہ کی طرف رُخ نکل سکتا ہے۔ نماز پڑھ کر جب سنّت کے مُطابق سَلام پھیرتے ہیں تو اس وقت جہاں نظر ہوتی ہے وہ 90 ڈگری ہوتا ہے۔

کام سونپ دینے کے بجائے پاس کھڑے رہ کر کروانا چاہیے

سُوال: اگر مستری یا پلمبر کو بُلوا کر سب کچھ بتا دیا تو کیا وہ بتائے ہوئے طریقے کے مُطابق کام کر دیں گے؟

جواب: مستری پر بھروسا کرو گے تو مارے جاؤ گے، ان کے پاس کھڑے رہ کر انہیں سمجھانا ہو گا کہ یوں کرنا ہے اور پھر

سارا نقشہ آپ کے سامنے بھی ہو کہ یوں کرنا ہے تب تو کام دُرُست ہو جائے گا ورنہ گڑبڑ ہو جائے گی۔ مجھے تجربہ ہے کہ بنانے والوں کو لاکھ سمجھائیں وہ ہاں ہاں تو کر دیں گے مگر جیسا انہیں کہا جاتا ہے ویسا کرتے نہیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) تقریباً باتھ روم میں ٹائلز، ماربل یا فرش بنا ہوتا ہے اِس لئے مشورہ ہے کہ پہلے کموڈ یا ڈبلیو سی زمین پر رکھ کر اسے باقاعدہ چیک کر کے اس پر مارکر وغیرہ سے نشان لگا کر اسے فائنل کر لیں اور پھر جو طریقہ کار امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بتایا ہے اس کے مُطابق رُخ کر لیا جائے۔ یاد رکھیے! یہ چیزیں بڑے تجربات کے بعد آتی ہیں، اِس لئے آپ گھر میں سلوپ بنوائیں یا کوئی اور چیز بنوائیں اسے کبھی بھی بنانے والے کو نہ سونپیں ورنہ آپ زندگی بھر اسے دیکھ دیکھ کر دِل جَلاتے رہیں گے، ایک جملہ بولا جاتا ہے: "One Time pain life Time Gain" یعنی ایک بار کا دَرد لے لیں گے تو زندگی بھر کا سکون مل جائے گا اور ایک دَفعہ کی تکلیف سے بچنے کے لیے کون بار بار اس میں مبتلا ہو گا، پھر آپ لائف ٹائم دیکھتے رہیں گے اور دِل جَلاتے رہیں گے۔ اِس وقت جس مسئلے پر گفتگو ہو رہی ہے ہیں یہ کسی فَردِ واحد کا مسئلہ نہیں بلکہ کروڑوں اَربوں لوگوں کا مسئلہ ہے۔

Slope (ڈھلوان) بنوانے کا مفید مشورہ

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) لوگوں کا Slope (ڈھلوان) دُرُست کروانے کا ذہن نہیں ہوتا، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی چھت کا سلوپ ہی نہیں بنایا گیا، اس کے بیچ سے پانی گرتا رہتا تھا، اُس وقت کوئی تجربہ کار آدمی نہیں تھا جو پاس کھڑا رہ کر انہیں سمجھاتا، اب تو اس پر بھی چھت بن گئی ہے، خدا جانے کہ اس کے سلوپ کی کیا پوزیشن ہے؟ بہرحال سلوپ بنواتے وقت بنانے والے سے پوچھ لیں کہ سلوپ کتنے اِنچ رکھو گے؟ اگر وہ ایک اِنچ کا کہتا ہے تو آپ اسے دو اِنچ رکھنے کا کہیں۔ اگر وہ کہے کہ چھت گر جائے گی، یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا تو آپ کہہ دیں کہ جو ہوتا ہے بھلے ہو جائے آپ سلوپ دو اِنچ کا ہی رکھیں۔ ویسے بھی جو گرتا ہے وہی سنبھلتا ہے، اِس طرح کام کروائیں گے تو سلوپ دُرُست بن جائے گا۔ اگر بنانے والا کہے کہ ایک قطرہ بھی نہیں رُکے گا تو آپ پھر بھی اس پر بھروسہ نہ کریں اور اس سے کہہ دیں کہ ہم نے اس پر شبنم بھی نہیں رُکنے دینی۔ اگر آپ ڈبل سلوپ بنائیں گے تو فائدے میں رہیں گے،

تجربہ شرط ہے، ورنہ پانی اِدھر اُدھر کھڑا رہے گا۔

بنانے والوں کو کام نہ سونپنے کی وَضاحت

سُوال: آپ نے فرمایا ہے کہ بنانے والے کو کام سونپ نہیں دینا چاہیے، اِس کی وضاحت فرمادیجئے۔

جواب: "بنانے والے کو کام سونپ نہیں دینا چاہیے" کا مطلب یہ ہے کہ بندہ ان کے پاس آتا جاتا رہے اور انہیں دیکھتا رہے لیکن زیادہ تنگ نہ کرے۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بنانے والے سے کہتے رہتے ہیں یہ کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ یوں کیوں کیا ہے؟ اِس طرح کرنے سے بھی کام خراب ہو جاتا ہے۔ پھر وہ بولے گا ابھی تو پلستر باقی ہے، کوئی بولے گا پلستر کروادیں سلوپ صحیح ہو جائے گا، پھر آپ پانی ڈالتے اور اسے ڈھونڈتے رہنا وہ ہاتھ بھی نہیں آئے گا۔ یہ کام کرنے والوں کی عموماً رَف کوالٹی ہوتی ہے اور یہ اتنے تعلیم یافتہ بھی نہیں ہوتے۔

کرائے کے مکان میں مالک کی اِجازت کے بغیر توڑ پھوڑ نہیں کر سکتے

سُوال: آپ نے ابھی ٹائلٹ دُرُست کرنے کے حوالے سے بیان کیا ہے، اگر گھر کرائے کا ہو تو پھر کیا کریں؟

جواب: مالک مکان سے اِجازت لے لیجئے، بغیر اس کی اِجازت کے توڑ پھوڑ نہیں کر سکتے۔ بعض جگہ اِن شَرائط پر اِجازت مل جاتی ہے کہ تم جو چاہے کرو مگر جب مکان چھوڑو گے تو جیسا تھا ویسا بنا کر دو گے یا پھر پیسے دینے ہوں گے، اِس طرح مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ البتہ اسٹینڈرڈ کی عمارتوں میں اِجازت نہیں ملتی۔ مجھے تجربہ ہے کہ بیرون ملک میں اِجازت نہیں دیتے لہٰذا مکان لیتے وقت بندہ اچھی طرح دیکھ لے کہ مجھے کیا کیا سہولتیں چاہئیں؟ کون سی کھڑکی ایسی ہے جس سے اذان کی آواز آئے گی؟ ڈبلیو سی اور کموڈ کا رُخ دُرُست ہے یا نہیں؟ گھر میں دھوپ اور تازہ ہوا آتی ہے یا نہیں؟ خاص طور پر دھوپ اور تازہ ہوا دیکھ لے کیونکہ یہ اِنسانی جسم کے لیے ضَروری ہے اور ان سے جَراثیم وغیرہ بھی مَرتے ہیں۔ دھوپ اور تازہ ہوا میں بیٹھنا صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہے، ہم لوگ اس کا خیال نہیں کرتے کیونکہ ہمارے یہاں اس کا رُجحان نہیں لیکن اس سے وٹامن ڈی کثرت سے ملتے ہیں اور اِسی سے غالباً الٹرا وائلٹ (Ultraviolet) بھی حاصل ہوتی ہے، نیز اِس سے بدنِ اِنسانی کو بڑا فائدہ ہوتا ہے، خاص طور پر بچوں کو بھی نشو نما کے لئے اِس کی ضَرورت ہوتی ہے۔ اب

اگر دھوپ اور تازہ ہوا آتی بھی ہے تو اسے Ac چلانے کے لئے بالکل پیک کر دیا جاتا ہے اور یوں ڈاکٹروں کے مزے ہو جاتے ہیں۔ ایک تعداد ہے جس کا اندازِ زندگی بدل گیا ہے اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دھوپ میں پڑے رہتے ہیں۔

عبادت کے لئے گھر میں جگہ فکس کرنا مستحب ہے

سُوال: گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ فکس کر لینا کیسا؟

جواب: گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ فکس کر لینا مستحب ہے، اس جگہ نوافل پڑھیں اور عبادت کریں۔[1] شہر میں جو فلیٹ ہوتے ہیں ان میں گنجائش اگرچہ کم ہوتی ہے مگر ایک مصلے کی جگہ فکس کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ اس جگہ پر محراب بنانا بھی ضَروری نہیں، بس ایک مصلا بچھا دیں تاکہ نشانی ہو جائے کہ یہ جگہ نوافل پڑھنے اور تلاوتِ قرآنِ پاک وغیرہ کرنے کے لئے ہے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله" میں اُنگلی اُٹھانا سنّت ہے

سُوال: اگر بندہ نماز میں التحیات پڑھتے ہوئے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله" میں "اَنْ لَّآ" پر اُنگلی اُٹھانا بھول جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: نماز میں التحیات پڑھتے ہوئے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله" میں "اَنْ لَّآ" پر اُنگلی اُٹھانا سنّت ہے۔[2] جان بوجھ کر اسے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ البتہ اگر کسی نے اُنگلی نہیں اُٹھائی تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور سجدۂ سہو بھی واجب نہیں ہو گا۔

تہجد کے لئے عشا کے بعد سونا ضَروری ہے

سُوال: اگر ہم مدنی مذاکرہ دیکھنے کی وجہ سے سو نہ سکیں تو کیا تہجد کی نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے عشا کے بعد تھوڑی دیر آنکھ لگنا ضَروری ہے۔ مدنی مذاکرے کا سلسلہ رات دو بجے تک ہوتا ہے، اس کے بعد "یادِ خدا و مصطفےٰ" کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اسے بھی دیکھنا چاہیے۔ اگر کوئی ساری رات مدنی چینل کے سلسلے دیکھتا رہا اور اسے سونے کا وقت نہیں ملا تو وہ تہجد تو ادا نہیں کر سکتا البتہ اسے مدنی چینل کے یہ سلسلے

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۲۱، حصہ: ۵۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۸۷۔

دیکھنے کا ثواب ملے گا نیز تہجد کے نوافل کی جگہ صلوٰۃ اللیل کے نوافل بھی ادا کئے جاسکتے ہیں۔

کیا عورت صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتی ہے؟

سُوال: کیا عورت صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتی ہے؟

جواب: بالکل پڑھ سکتی ہے۔

روزے مزدوروں کو بھی مُعاف نہیں

سُوال: جو لوگ بہت سخت مَزدوری کرتے اور سارا دِن دھوپ میں رہنے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ پاتے تو کیا وہ روزے چھوڑ کر سردیوں کے ٹھنڈے اَیّام میں روزے قضا کرنے کا ذہن بنا سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! روزہ فرض ہے۔ بندہ غور کرے کہ اپنے رَبّ کا حکم مانے گا یا اپنے نفس کی بات لہٰذا ایسی صورت میں روزے چھوڑنے کے بجائے ایسی سخت مَزدوری چھوڑ دے۔ یاد رکھیے! اپنے رَبّ کا حکم ماننے سے بھوکے نہیں مَریں گے۔ اتنی دیر مَزدوری کریں جتنی دیر بَرداشت کر سکتے ہیں،[1] مثلاً دوپہر تک مَزدوری کرنے کی طاقت ہے اور دوپہر کے بعد گرمی بڑھ جاتی ہے تو بَرداشت نہیں کر سکتے تو چھٹی کر لیں، اللہ پاک بَرکت دے گا۔ سادہ کھالیں، پندرہ آئٹم ہوں گے تب ہی روزہ ہو گا یہ ضَروری نہیں۔ یوں ہی کباب سموسے، پَراٹھے ملائیاں، تلے ہوئے انڈے اور کسٹرڈ وغیرہ سب ضَروری آئٹم نہیں ہیں۔ سادہ اُبلے ہوئے چاول، تھوڑا گوشت، سبزی اور دال کھالیں، اِس سے بھی کام چل جائے گا۔ بہر حال روزہ فرض ہے، مَزدوروں کو بھی مُعاف نہیں۔

سحری کے وقت میں بے اِحتیاطی نہ کریں

سُوال: بعض لوگ اذانِ فجر مکمل ہونے تک کھانے پینے کی عادت نہیں چھوڑتے، مدنی چینل کے ذَریعے بھی انہیں تَرغیب دِلائی جاتی ہے مگر بعض لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے، ایسا کرنے والوں کو کیسے سمجھایا جائے؟

جواب: ہمیں شریعت کا حکم ماننا ہے۔ سارا دِن خواہ مخواہ فاقہ کرنے سے بہتر ہے کہ کھانے کے دَوران سحری کا وقت ختم

---

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۹۹۸، حصہ: ۵۔

ہونے کا خیال رکھا جائے۔ اگر خدانخواستہ اذان وقت شروع ہونے سے پہلے دی گئی ہے اور کوئی پوری اذان ختم ہونے تک غلطی سے یہ سمجھ کر کھاتا رہا کہ ابھی صبحِ صادق نہیں ہوئی تو ایسی صورت میں اذان دوبارہ دینی ہو گی اور اس دَوران کھانے سے بھی روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ہاں اگر فجر کا وقت شروع ہونے پر اذان دی تو اب سحری کا وقت ختم ہو گیا، اب اگر کوئی جان بوجھ کر کھائے گا تو اس کا روزہ نہیں ہو گا اور روزے کا ثواب ملنے کے بجائے اسے سارا دِن خواہ مخواہ بھوک پیاس ہی ملے گی اور رَمَضان کا فرض روزہ چھوڑنے پر گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ اس روزے کی قضا بھی فرض ہو گی۔ جنہوں نے بھی سحری کا وقت ختم ہونے پر کھانا کھایا اگرچہ مسئلہ معلوم نہیں تھا تب بھی سب توبہ کریں اور زندگی بھر میں جتنی بار ایسا کیا اتنے روزوں کا حساب لگا کر سارے روزے قضا کریں، ورنہ اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں مَرنے کے بعد پھنس سکتے ہیں اور یہ دَلیل نہیں چلے گی کہ مجھے اِس مسئلے کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ ہر ایک کو روزے کے ضَروری مَسائل سیکھنے چاہئیں۔ اگر کوئی بغیر عِلم کے کاروبار کرے گا اور نقصان ہو جائے گا تو وہ واویلا کرے گا کہ میرا نقصان ہو گیا، اِسی طرح روزے کا یہ مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں نقصان تو ہو گا۔ یاد رَکھیے! دُنیا کے نقصان کے مُعاملے میں آخرت کا نقصان زیادہ خطرناک ہے۔ جب بندہ دُنیا کے مُعاملے میں سب کچھ سیکھتا ہے تو پھر نماز روزے وغیرہ عبادات کے بارے میں کیوں نہیں سیکھتا؟

سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد غلطی سے کھانے کا حکم

سُوال: سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد غلطی سے کھانا کھانے والا اب دِن میں کھا پی سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: رَمضان کے روزے میں اگر ایسی بھول کر لی ہے کہ اس نے سمجھا کہ ابھی سحری کا وقت ختم نہیں ہوا اور کھا پی رہا ہے پھر پتا چلا کہ سحری کا وقت تو نکل گیا تھا تو اِس صورت میں اس کا روزہ نہیں ہو گا لیکن اس پر واجب ہے کہ سارا دِن روزہ دار ہی کی طرح اسے پورا کرے۔[1] اور رَمضان کے بعد اس ایک روزے کی قضا بھی کرنی ہے۔

---

1 ...... رَمضانِ مبارک میں اگر کسی وجہ سے روزہ نہ ہو تو غیر معذورِ شرعی کو دِن بھر روزہ کی طرح رہنا واجب اور کھانا پینا حرام، ایک بجے کھانا کھالیا یہ دوسرا گناہ ہوا، توبہ فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ١٠ / ٥١٩)

روزے کی حالت میں ناک بند ہونے کا مسئلہ

سُوال: ناک بند ہونے کی وجہ سے مجھے سانس لینے میں دُشواری ہوتی ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کیا میں روزے کی حالت میں اپنی ناک میں کوئی دوائی ڈال سکتا ہوں؟

جواب: روزے کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالیں گے تو وہ دماغ کو چڑھ جائے گی اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1] تکلیف و بیماری میں اُصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ایسا بیمار ہو جائے گا کہ عقل چلی جائے گی یا بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں ٹھیک ہو گا تو روزہ چھوڑ سکتا ہے لیکن بعد میں قضا کرنا ہو گا۔[2] کسی مستند عالِمِ دِین سے مشورہ لے لیا جائے ورنہ ڈاکٹر اپنے طور پر بہت کچھ بول دیتے ہیں کہ اِسلام میں کوئی سختی نہیں ہے، آپ مجبور ہیں اِس طرح کی باتیں کر کے اچھے خاصے تندرست آدمی کو بٹھا کر نمازیں پڑھا رہے ہوتے ہیں اور اس کے روزے قضا کروا رہے ہوتے ہیں۔ یہ مَسائل ڈاکٹروں سے حل کروانے کے بجائے عُلَمائے کِرام سے حل کروانے چاہئیں۔ اگر آپ کا اپنا تجربہ ہے یا خوفِ خدا رکھنے والا شریعت کا پابند کوئی ڈاکٹر ایسا کہتا ہے تب بھی میرا مشورہ ہے کہ اس بارے میں کسی مفتی صاحب سے معلومات ضَرور حاصل کر لیا کریں۔ ایک عطاری ڈاکٹر اسلامی بھائی نے مجھے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ اگر زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہیں گے تو آگے چل کر نقصان دہ ہو سکتا ہے جبکہ میں معمول کے مُطابق سجدے وغیرہ کے ساتھ ہی نماز ادا کر رہا تھا، پھر میں نے اِس حوالے سے مفتی صاحب سے بات کی اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے بات چیت کی اور پھر مفتی صاحب نے مجھ سے کہا: ٹھیک ہے آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیں لیکن پھر بھی میں نے مفتی صاحب کے سامنے کچھ اشکالات ظاہر کئے، تب جا کر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا میرا ذہن بنا۔ نماز کے مُعاملے میں لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نمازیں پڑھتے رہیں پھر پتا چلے کہ شرعی طور پر کوئی غلطی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ایک نماز بھی نہیں ہوئی اور پھر نمازیں دُہرانا پڑیں۔ آپ کو کوئی کچھ بھی مشورہ دے مگر آپ اپنے ہر مُعاملے میں دارُ الْاِفتا اہلِ سنَّت سے ضَرور راہ نمائی لے لیا کریں۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) سُوال میں جو کیفیت بیان کی گئی ہے اس میں روزہ رکھنا ہو گا، ایسی صورت میں بام

---

1 ..... درمختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ۳/ ۴۳۲۔

2 ..... درمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۶۲-۴۶۵ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

لگا لے کہ اس سے کوئی چیز ناک میں نہیں جاتی اور اس کی خوشبو سونگھنے سے بھی بہت سوں کی ناک کھل جاتی ہے۔ اس طرح کے مُعاملات کرکے علاج کیا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی مریض اتنی تکلیف میں آگیا ہے کہ بَرداشت نہیں ہو سکے گا، جان جانے کا خطرہ ہے تو اب اسے روزہ توڑنے کی اِجازت مل جائے گی۔[1]

جانور کے حلال و حرام اَعضا کا علم ہونا ضَروری ہے

سُوال: کیا گوشت کھانے والے کے لیے جانور کے حلال و حرام اَعضا کے بارے میں جاننا ضَروری ہے؟[2]

جواب: گوشت کھانے والے پر واجب ہے کہ اسے یہ معلوم ہو کہ جانور کے گوشت میں کیا کھانا حلال ہے اور کیا کھانا حرام ہے۔[3] میں نے متعدد بار اسلامی بھائیوں کو جمع کرکے بکرے کے گوشت میں انہیں پریکٹیکل کروایا ہے کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ دورۂ حدیث کے دَرجے کے طلبا کو جانور کے حلال و حرام اَعضا کا پریکٹیکل کروانا چاہیے کہ انہوں نے آگے چل کر دِین کا کام کرنا ہے اور انہیں میں سے بعض دارُ الاِفتا اہلِ سنَّت میں اپنی خدمات سر انجام دیں گے۔ اگر مفتی صاحب کو ہی جگر، کلیجی، دِل اور حرام مغز کے بارے میں علم نہ ہو تو پھر وہ کس طرح لوگوں کی راہ نمائی کر سکیں گے۔ ایک تعداد ہے جنہیں غدود کے بارے میں پتا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اسے پھینکنے کے بجائے لوگ مزے لے لے کر کھاتے ہوں گے، غُدود گول گول ہوتا ہے اسے کھانا حرام ہے۔ گُردے کی بھی گول گول ڈلیاں ہوتی ہیں لیکن اسے کھانا حلال ہے۔ جب تک پریکٹیکل نہیں ہوگا اس وقت تک اِن دونوں میں فرق کیسے پتا چلے گا؟ فی زمانہ لاعلمی کی وجہ سے نجانے لوگ کیا کیا کھا جاتے ہوں گے؟ آج کل قیمے میں بھی نہ جانے کیا کیا مکس کیا جا رہا ہے۔ پھینکنے کی حرام چیزوں کا قیمہ بنا کر بازاری سموسوں میں اِستعمال کیا جا رہا ہے۔ اللہ پاک ایسوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ بہر حال جو گوشت کھاتا ہے اسے پتا ہونا چاہیے کہ اِس میں سے کیا کھانا ہے اور کیا نہیں کھانا؟ ایک بار چٹکلا ہوا کہ کھانے کے دَوران ایک علمی شخصیت سے میں نے گردن کی سفید

---

1. ......دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۶۲۔
2. ......یہ سُوال شعبۂ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
3. ......اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر شخص پر اُس کی حالتِ موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے اور انہیں میں سے مسائلِ حلال و حرام کہ ہر فردِ بشر ان کا محتاج ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 623 تا 630 کا مُطالَعہ فرمائیے۔)

ڈوری کے متعلق پوچھ لیا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ بھیجہ ہے، یعنی انہیں بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ حرام مغز ہے۔

نابینا کو بینا کرنے والا وَظیفہ

سُوال: کسی نے عرض کیا کہ ان کی بہن کو آنکھ سے نظر نہیں آتا، آپریشن بھی کروائے ہیں مگر پھر بھی نظر نہیں آتا، ان کے لیے دُعا بھی فرمائیں اور کوئی وَظیفہ بھی عطا فرمائیں نیز مدنی چینل پر جنہوں نے میسجز کے ذَریعے دُعا کے لئے کہا ہے ان کے لئے بھی دُعا فرما دیجئے۔

جواب: اللہ پاک سب پر رَحمت کی نظر فرمائے۔ پیدائشی نابینا کی دوا تو نہیں ہوتی، البتہ اَوراد ہیں، اللہ پاک چاہے گا تو ان کے ذَریعے شِفا مل سکتی ہے بس یقینِ کامل ہونا چاہیے۔ پانچوں نمازوں میں فرض اور سنَّت پڑھنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں اور جب ﴿وَلَا یَـٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ﴾[1] پر پہنچیں تو دونوں ہاتھوں کی پانچ پانچ انگلیاں آنکھوں پر رکھ دیں اور ﴿وَلَا یَـٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ﴾ 11 بار پڑھیں پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں پر مل لیں۔ اگر نابینا بھی یہ عمل پکے اِعتقاد کے ساتھ کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔[2]

تُبَّع حمیری بادشاہ کی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت

سُوال: تُبَّع حمیری کون تھے؟[3]

جواب: تُبَّع حمیری ایک بادشاہ تھے جو رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت سے ایک ہزار سال پہلے کے تھے۔ جب انہیں نبیِّ آخرُ الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے کی خبر ملی تو اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے کا اِظہار کیا تھا۔[4] اب ایسے بھی لوگ ہیں جو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پر کثیر مُطالعہ کرتے اور آپ کو اچھا بھی کہتے ہیں مگر اِیمان نہیں لاتے۔ یاد رکھیے! اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں۔ اگر اِن پر اِیمان نہیں لائیں گے تو بہت نقصان ہو گا، قبر میں سانپ بچھو کے ذَریعے عذاب ہو گا اور ہمیشہ کے لئے

---

1 ...... پ۳، البقرۃ: ۲۵۵۔ 2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۷۵، بتغیر قلیل۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

4 ...... تاریخ مدینہ دمشق، تبع بن حسان بن ملکي کرب بن تبع بن الاقرن، ۱۱/ ۱۳۔

www.dawateislami.net

جہنّم کی آگ میں رہیں گے لہٰذا جو غیر مسلم مجھے سُن رہے ہیں وہ اِیمان لے آئیں اور مسلمان ہو جائیں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو دُنیا میں بھی سکون ملے گا اور مَرنے کے بعد بھی فائدہ ہی فائدہ ہو گا۔

مشہور ہونے کے لئے اپنے بچوں کے بے معنیٰ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: مشہور ہونے کے لئے اپنے بچوں کے بے معنیٰ نام رکھنا کیسا؟(1)

جواب: بعض لوگوں کو نام رکھنے کے ساتھ ساتھ شہرت کا بھی شوق ہوتا ہے، یار نام تو ہو گا اگرچہ بدنام ہی سہی۔ لوگ معنیٰ پر غور نہیں کرتے اور اپنے بچوں کے عجیب وغریب نام رکھ لیتے ہیں۔ میں نے پچھلے دِنوں ایک حیرت انگیز خبر پڑھی تھی کہ کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اُس نے اپنے بچے کا نام ”کورونا“ رکھ دیا۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) میں نے کسی اَخبار میں ملائشیا یا انڈونیشیا کے حوالے سے بطورِ چٹکلا ایک خبر پڑھی تھی کہ کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اُس کے باپ کا ذہن تھا کہ میں اپنے بچے کا نام جدید ٹیکنالوجی کے نام پر رکھوں گا۔ اُس سے کسی شخص نے کہا ”وٹس ایپ“ نام رکھ لو مگر اُس نے اپنے بچے کا نام ”گوگل“ رکھ دیا، اِس نام کی وجہ سے اِبتداءً ماں ناراض رہی پھر وہ بھی راضی ہو گئی کہ میرا بچہ پیدا ہوتے ہی مشہور ہو گیا۔ ایک اور شخص کے بارے میں سُنا کہ اُس نے اپنے ایک بچے کا نام ”کورونا“ اور دوسرے کا نام ”کوویڈ“ رکھا ہے۔ ”کورونا وائرس“ بیماری کا اصل نام ”کوویڈ-19“ ہے جسے عام طور پر ”کورونا“ بولتے ہیں۔ مفتی صاحب نے بتایا تھا کہ کسی نے اُن سے کہا: قرآن میں لفظ ”خنّاس“ آیا ہے تو کیا میں اپنے بچے کا نام ”خنّاس“ رکھ لوں؟ اِس طرح تو کوئی ”یُوَسْوِسُ“ نام رکھ لے گا تو کوئی اور عجیب وغریب نام رکھ لے گا، اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ نام رکھتے ہوئے معنیٰ نہیں دیکھتے۔

کیا ”محمد عبدُ اللہ“ نام رکھ سکتے ہیں؟

سُوال: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پورا نام ”محمد عبدُ اللہ“ نہیں رکھ سکتے، ”عبدُ اللہ“ یا ”محمد“ رکھیں، اِس حوالے سے راہنمائی فرما دیجئے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جواب: ”محمد عبدُ اللّٰہ“ یا ”محمد عبدُ الرَّحمٰن“ نام رکھ سکتے ہیں۔

قیامت کے دِن کون سکون میں ہو گا؟

سُوال: کیا قیامت کے دِن کوئی سکون میں بھی ہو گا؟ نیز پیاس کی شدت میں نیک لوگ کیا کریں گے؟

(محمد فرقان عطاری، سیالکوٹ)

جواب: اہلِ ایمان جن پر اللہ پاک کا اِنعام ہوا وہ اِس اُمَّت کے ہوں یا پچھلی اُمَّتوں میں سے جو اپنے اَنبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اِیمان لائے تھے یہ سب قیامت کے دِن سکون میں ہوں گے۔ قرآنِ کریم میں اِن کے بارے میں واضح طور پر اِرشاد ہے: ﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”سن لو بے شک اللہ کے وَلیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔“ جنہیں کوئی خوف نہیں ہو گا اور غمگین نہیں ہوں گے تو ظاہر ہے وہ سُکون میں ہوں گے۔ جو پیاسا ہو گا وہ سُکون میں نہیں ہو گا مُضطرب اور بے قرار ہو گا۔ جب نیک لوگ سُکون میں ہوں گے تو اللہ پاک کی رَحمت سے ایسے لوگوں کو پیاس بھی نہیں تڑپائے گی۔ پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک ہاتھوں سے جامِ کوثر پئیں گے اور ”جس نے ایک بار جامِ کوثر پی لیا اُس کی پیاس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔“[2] کوثر بہت ساری خوبیوں کی جامع ہے اور اُن میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ جو اِس سے ایک مَرتبہ پی لے گا اُسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی کیونکہ جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

نفسِ اَمّارہ کو کنٹرول کرنے کا طریقہ

سُوال: نفسِ اَمّارہ کو کیسے کنٹرول کریں؟ (Face book کے ذَریعے سُوال)

جواب: تصوف کی کتابوں میں نفسِ اَمّارہ کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے مَضامین ہیں کہ نفس کو کس طرح مارنا ہے۔ نفس کی مخالفت کرتے ہوئے اس کی جو خواہش ہو اُسے دَبائے۔ اگر لذیذ کھانا کھانے کا دِل کر رہا ہے تو نہ کھائے، نفس گناہ کرنے پر اُبھار رہا ہے تو خود کو کنٹرول کرے اور کہے میں گناہ نہیں کروں گا اور سیر و تفریح کے لیے جانا چاہتا ہے تو نہ جائے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے　　قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

---

[1] پ۱۱، یونس: ۶۲۔ [2] بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/۲۶۷ حدیث: ۶۵۷۹۔

اپنی خواہشات کو اِسلام کے تابع کریں بلکہ وہ خواہشات جو شَرعاً مُباح ہیں یعنی جن کا کرنا نہ کرنا دونوں یکساں ہو، نہ ثواب ہو نہ گناہ، اُن پر بھی نفس کو مسلسل کنٹرول کرتا رہے تو پھر کہیں جا کر نفس پر کنٹرول نصیب ہو تو ہو۔ یاد رکھئے! نفس کو کنٹرول کرنے کے لئے بہت کوشش کرنی پڑے گی یا اِس کے لیے ایسی صحبت دَرکار ہے جو بتدریج نفس پر کنٹرول کرنا سکھائے۔

جیسی صحبت ویسا اثر

سُوال: نفس کی اَقسام، نفس کی مخالفت کرنے کا طریقہ اور نفس کو کیسے مارنا چاہئے؟ اِس حوالے سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ لیکن مُشاہدہ یا تجربہ یہی ہے کہ جب تک نفس کو مارنے والے کسی عاشقِ رَسول کی صحبت میسر نہ آجائے جو نفس کو کنٹرول کرنے کا عمل کرتا ہو اور ہم اُس کو دیکھ دیکھ کر عمل کریں تب تک شاید نفس کو کنٹرول کرنے والی منزل ملنا اتنا آسان نہیں ہے کیونکہ جس کا نفس پر کنٹرول ہو اُسے دیکھ دیکھ کر عمل کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔ البتہ اگر کسی کے ساتھ اللہ پاک کی مدد شامِلِ حال ہو تو وہ الگ بات ہے۔ جس طرح خاموش مزاج شخص کے ساتھ بیٹھیں گے تو خاموشی سمجھ آجاتی ہے، یونہی کم کھانے والے شخص کی صحبت میں رہیں گے تو کم کھانا سمجھ آجاتا ہے۔ اَلغرض اچھی صحبت ملتی ہے تو عمل کا جذبہ بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: نفس پر کنٹرول کرنے والوں کی صحبت اِس وقت نایاب سی ہے اور صحیح بندے کی صحبت ملنا بہت مشکل ہے۔ ایسی صحبت تلاش کرتے ہوئے بعض اوقات بندہ غلط ہاتھوں میں پھنس جاتا ہے کیونکہ جب بندہ کسی شخص کو نفس پر کنٹرول کرتا ہوا دیکھتا ہے تو بندہ سمجھتا ہے کہ یہ پہنچا ہوا ہے۔ وہ شخص پہنچا ہوا ضرور ہوتا ہے لیکن شیطان کے قدموں تک پھر ایسوں کی صحبت اِختیار کرنے سے وہ بندہ بھی پھنس جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی شخص تصوف کی باتیں کر رہا ہوتا ہے اور عام بندہ اُس کی باتیں سُن کر اُلجھ جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کی محبت کا چراغ گُل ہو جاتا ہے یا کبھی اِیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور کبھی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اِس لئے صحبت کی پہچان ہونی چاہئے کہ بندہ کس کی صحبت اِختیار کرے؟ بہت نازک دور ہے اور اِسی لئے کہتے ہیں کہ ”دور کے ڈھول سُہانے“ ہوتے ہیں۔

کثرت سے چائے پینا صحت کے لئے مضر ہے

سُوال: زیادہ چائے پینے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: اگر ضَرورت ہو تو تھوڑی مقدار میں چائے پی لینی چاہئے۔ سحری میں نفسیاتی طور پر چائے پی جاتی ہے کہ نہیں پئیں گے تو سر چڑھ جائے گا۔ میں سحری میں چائے پینے کا عادی نہیں ہوں، کبھی کبھی چائے سامنے آگئی تو پی لی۔ میری دو مَرتبہ چائے پینے کی روٹین ہے، ایک مَرتبہ اِفطار کے بعد جب کھانا کھاتے ہیں تو اِس کے بعد چائے پیتا ہوں تاکہ ہمت رہے اور تَراوِیح پڑھ سکوں ورنہ نیند آئے گی اور دوسری مَرتبہ عشا کے بعد جب مدنی مذاکرے کے لئے آتا ہوں تو چائے پی لیتا ہوں۔ بعض لوگ جگ نما بڑے بڑے کپ میں چائے پیتے ہیں اور پھر بولتے ہیں کہ شوگر ہو گئی ہے۔ اِس سے شوگر نہیں ہو گی تو کیا ہو گا؟ چائے کم پینی چاہئے، زیادہ چائے پینے سے گُردوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بھی فرمایا ہے کہ چائے گُردوں کے لئے نقصان دہ ہے۔[2] جن کی چائے پینے کی عادت نہیں ہے انہیں میرا مشورہ ہے کہ وہ اِس کی عادت نہ ڈالیں۔ (اِس موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطاری نے کہا:) کل کے مدنی مذاکرے میں آپ نے سحری میں چائے نہ پینے کے حوالے سے مشورہ دیا تھا تو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ مجھے رات میں سوتے ہوئے پیشاب کی حاجت ہوتی تھی، میں نے رات میں چائے پینا چھوڑی تو میں نے محسوس کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

میں گُڑ سے بنی ہوئی اور کم سے کم چائے پینے کی کوشش کرتا ہوں

سُوال: ابھی کسی نے مجھ سے کہا ہے کہ امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی چائے کا پیالہ بھی تو بڑا ہوتا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: پیالہ بڑا ہوتا ہے مگر اندر سے کتنا بھرا ہوتا ہے اِس میں جھانک کر دیکھتے تو پتا چل جاتا۔ چائے کا پیالہ سائز میں بڑا ہوتا ہے لیکن اس میں چائے کی مقدار اُتنی نہیں ہوتی جتنا بڑا پیالہ ہوتا ہے۔ میں نے چند بار چائے سے جان چُھڑانے کی

---

1 ...... یہ سُوال شعبۂ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۵۔

کوشش کی اور اِس کی جگہ گرم پانی بھی پیا ہے مگر چائے کی عادت نہیں چھوٹی کہ نہ پینے سے سر دُکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کرے کہ میری چائے پینے کی عادت چھوٹ جائے اور اِس کی خواہش ہی نہ ہو کہ اِس عمر میں تو اِحتیاط کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں گُڑ کی چائے پیتا ہوں اور عام طور پر ہمارے گھر میں گُڑ کی چائے بنتی ہے۔ ہاں اگر گُڑ ختم ہو گیا اور چینی آگئی یا کہیں گئے اور اُس نے جیسی چائے دی تو وہ پی لی۔ گُڑ فائدے مند ہے، سفید چینی نقصان دہ ہے گویا یہ وائٹ پوائزن ہے۔

سفید چینی کا اِستعمال صحت کے لئے مضر ہے

آجکل کسٹرڈ اور دِیگر میٹھی ڈشیں وائٹ شوگر یعنی چینی سے بن رہی ہیں جو نقصان دہ ہیں اور ہمارے یہاں رَمَضانُ المبارک میں نِت نئی میٹھی ڈشیں کھائی جاتی ہیں جو اِضافی غذائیں ہیں جن کے بغیر کئی لوگوں کا گزارا نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں اِس طرح کی ڈشوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر کبھی کھائی بھی تو عام طور پر ایک آدھ چمچ اور آج بھی ہمارے یہاں وائٹ شوگر کی ڈش آئی تھی اِس کا مجھے پتا تھا لیکن میں نے اُسے اِس لئے نہیں دیکھا کہ پھر دِل کرے گا کہ ایک آدھ چمچ کھالوں۔ گجراتی زبان کی کہاوت ہے: "جیتنا نر سدا سکھی یعنی محتاط آدمی سدا سکھی رہتا ہے۔" یاد رکھیے! اب کسٹرڈ میں طرح طرح کی کریمیں اور پتا نہیں کیا کیا ڈال کر خوبصورت بنا کر پیش کرتے ہیں اور بندہ اُس میں سے کریم چھانٹ چھانٹ کر کھاتا اور ڈاکٹر کی دُعاؤں کا ثمر اور پھل بنتا رہتا ہے۔

بے اِحتیاطی کے ساتھ کھانا پینا مضرِ صحت ہے

رَمَضانُ المبارک میں بے اِحتیاطی کے ساتھ کھانے پینے سے کھانسی لگ جاتی ہے پھر بخار بھی آجاتا ہے۔ بہرحال اگر کوئی بے چارہ بخار میں آجائے تو اُسے دیکھ کر یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ خوب ڈَٹ کر کباب سموسے کھائے ہوں گے اِس لئے بخار وغیرہ ہوا ہے بلکہ کسی اور وجہ سے بھی بخار یا کھانسی نزلہ ہو سکتا ہے۔ اگر کباب سموسے کھائے بھی ہیں تو یہ چیزیں حلال ہیں اِس لئے کھالیتے ہوں اور یہ کھاتے ہوئے سوچتے ہوں گے کہ جو کچھ ہو گا بعد میں دیکھی جائے گی اور یہ ٹابلیٹ وہ ٹابلیٹ کھالیں گے۔ میڈیکل اسٹور کھلے ہوتے ہیں ان سے کھانسی وغیرہ کی دَوا لے لیں گے۔ میڈیکل اِسٹور والے

آدھے ڈاکٹر ہوتے ہیں، اِنہیں قانوناً اپنی طرف سے کسی کو دَوا دینے کی اِجازت نہیں ہوتی مگر یہ دے رہے ہوتے ہیں، کون پوچھتا ہے؟ اور شرعاً بھی جو ڈاکٹر نہیں ہے اُسے کسی مَریض کے علاج میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے۔[1] اِسی طرح بڑے بوڑھے بھی طبیب بن کر دوائیاں دے رہے ہوتے ہیں جنہیں کھا کر بسا اوقات بندہ آر یا پار ہو جاتا ہے۔

آج کل لاک ڈاؤن کی وجہ سے گورکن بھی آزمائش میں ہوں گے، اِن کا بھی دھندا کم ہو گیا ہو گا۔ رَمَضانُ المبارک کے دو مہینے بعد بقر عید ہے اور گوشت کھا کھا کر لوگوں کے ہارٹ فیل ہو جاتے ہوں گے۔ میرے گُمان کے مطابق محرم الحرام میں اَموات زیادہ ہوتی ہیں، یہ گورکنوں کے سیزن کا مہینا ہے۔ موت بَرحق ہے، مَرنا تو ہے لیکن ہم اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں کہ اللہ کریم مَرتے وقت ہمارا اِیمان سَلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وائٹ شوگر کے مقابلے میں بَراؤن شوگر بہتر ہے

سُوال: آپ نے سفید چینی کے بدلے گُڑ سے بنی ہوئی چائے پینے کا اِرشاد فرمایا تھا لیکن بَراؤن چینی بھی آتی ہے جسے بَرؤان شوگر بولتے ہیں تو کیا یہ بھی نقصان دہ ہے؟

جواب: براؤن شوگر ہی ملے تو ٹھیک ہے لیکن سفید چینی پر بَراؤن کلر چھڑک کر بَراؤن شوگر بنا دیا جاتا ہو جو سفید چینی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہو تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ بَراؤن شوگر مہنگی ہوتی ہے اور چور کی چودہ نظریں ہوتی ہیں۔ جب میں نے بَراؤن شوگر اِستعمال کرنا شروع کی تو میری نواسی نے مجھ سے کہا: بابا! بَراؤن شوگر مہنگی ہے تو خالص کون دے گا؟ اس کی یہ بات میری سمجھ میں بھی آرہی تھی لیکن بَراؤن شوگر ملتی ہی نہیں ایسا بھی نہیں ہے، ڈھونڈنے سے خالص بھی مل جاتی ہے۔ بہر حال گُڑ بہتر ہے اور گُڑ بھی وہ ہو جسے خوبصورت بنانے کے لئے کیمیکل سے صاف نہ کیا گیا ہو۔ کیمیکل والا گُڑ خوبصورت نظر آتا ہے تو بکتا بھی زیادہ ہے جبکہ دیسی گُڑ زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ جب آپ گُڑ والی چائے اِستعمال کریں گے تو ہو سکتا ہے شروع شروع میں مَن کو نہ بھائے مگر اِستعمال کرتے رہیں گے تو عادت بن جائے گی اور پتا بھی نہیں چلے گا۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۲۰۶ ماخوذاً۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	عبادت کے لئے گھر میں جگہ فکس کرنا مستحب ہے	18
مُطالعہ کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟	1	”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ میں اُنگلی اُٹھانا سنّت ہے	18
نیٹ کے ذَریعے حاصل ہونے والی تحقیقات قابلِ بھروسا نہیں ہوتیں	2	تہجد کے لئے عشا کے بعد سونا ضروری ہے	18
مُطالعہ کے وقت یکسوئی	3	کیا عورت صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتی ہے؟	19
اِنسانی سوچ پر کتب بینی کی حیرت انگیز تبدیلیاں	3	روزے مزدوروں کو بھی مُعاف نہیں	19
کیا علم حاصل کرنے کا ذَریعہ صرف کتاب ہے؟	5	سحری کے وقت میں بے اِحتیاطی نہ کریں	19
دورِ صحابہ میں قرآنِ کریم کی کتابت کس چیز پر ہوئی تھی؟	6	سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد غلطی سے کھانے کا حکم	20
اَحادیثِ مُبارَکہ کے اَوراق کی حفاظت کرنے کا اِہتمام	7	روزے کی حالت میں ناک بند ہونے کا مسئلہ	21
حضرت خدیجۃُ الکبریٰ کا وِصال	7	جانور کے حلال و حرام اَعضا کا علم ہونا ضروری ہے	22
بی بی فاطمہ کا شوقِ عبادت	8	نابینا کو بینا کرنے والا وَظیفہ	23
خاتونِ جنّت کا بے مثال پردہ	9	تبع حمیری بادشاہ کی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت	23
مَن گھڑت کہانیاں پڑھنا چھوڑ دیجیے	9	مشہور ہونے کے لئے اپنے بچوں کے بے معنیٰ نام رکھنا کیسا؟	24
خواتین پر شریعت نے پردہ لازم کیا ہے	10	کیا ”محمد عبدُ اللہ“ نام رکھ سکتے ہیں؟	24
مشکل وقت میں اپنی جمع پونجی سے لوگوں کی مدد کیجیے	11	قیامت کے دِن کون سکون میں ہوگا؟	25
آخرت میں مال کی محبت کام نہیں آئے گی	12	نفسِ اَمّارہ کو کنٹرول کرنے کا طریقہ	25
سچے پیر اور فقیر میں کیا فرق ہے؟	13	جیسی صحبت ویسا اثر	26
قبلہ کی طرف پاؤں کرنا ٹھیک ہے یا غَلَط؟	14	کثرت سے چائے پینا صحت کے لئے مضر ہے	27
کام سونپ دینے کے بجائے پاس کھڑے رہ کر کروانا چاہیے	15	میں گُڑ سے بنی ہوئی اور کم سے کم چائے پینے کی کوشش کرتا ہوں	27
Slope (ڈھلوان) بنوانے کا مفید مشورہ	16	سفید چینی کا اِستعمال صحت کے لئے مضر ہے	28
بنانے والوں کو کام نہ سونپنے کی وَضاحت	17	بے اِحتیاطی کے ساتھ کھانا پینا مضرِ صحت ہے	28
کرائے کے مکان میں مالک کی اِجازت کے بغیر توڑ پھوڑ نہیں کرسکتے	17	وائٹ شوگر کے مقابلے میں بَراؤن شوگر بہتر ہے	29

www.dawateislami.net

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف/مؤلف/متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُاللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی	دارالفکر بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
جذب القلوب	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ	محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
شرح سنن ابی داود للعینی	امام ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بدرالدین العینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد الریاض
امتاع الاسماع	تقی الدین ابوعباس احمد بن علی مقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الاکمال فی اسماء الرجال	شیخ ولی الدین ابوعبدُاللہ محمد بن عبدُاللہ، متوفی ۷۴۱ھ	کراچی ۱۳۵۰ھ
دُرِمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضاخان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غورِ وفکر**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-445-5

0125157

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net